الأربعين :

اَلدُّرَّةُ البَیضَآء

فی مناقب

فَاطِمَۃَ الزَّہرَآء سلام اللہ علیہا

(سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

Marfat.com

الأربعين :

اَلدُّرَّةُ البَیضَاءُ

فی مناقبِ

فَاطِمَۃ الزَّهرآءِ سلام اللہ علیہا

(سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الدُّرّۃ البَیضآء فی مناقبِ فاطمۃ الزہراء
تصنیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی (شیخ التفسیر والفقہ، دی منہاج یونیورسٹی)
معاون تدوین	:	محمد تاج الدین کالامی، محمد فاروق رانا (منہاجینز)
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	مارچ 2003ء (2200)
اِشاعتِ دوم	:	جون 2003ء (1100)
اِشاعتِ سوم تا ہفتم	:	ستمبر 2003ء تا دسمبر 2007ء (5500)
اِشاعتِ ہشتم	:	اپریل 2009ء (2200)
اِشاعتِ نہم	:	اگست 2010ء
تعداد	:	2200
قیمت	:	-/90 روپے

ISBN 969-32-0364-X

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

fmri@research.com.pk

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَولاىَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلقِ کُلِّهِمِ

وَ الآلِ وَ الصَّحبِ ثُمَّ التَّابِعِینَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ﴾

Marfat.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱-۴/ ۸۰ پی آئی وی، مورّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۷۰-۹-۳-۷، مورّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مورّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مورّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۞	مُقَدِّمَۃ	۱۱
۱	آل فاطمة سلام اللہ علیھا أھل البیت ﴿سیدۂ کائنات سلام اللہ علیھا کا گھرانہ اہلِ بیت ہے﴾	۱۵
۲	آل فاطمة سلام اللہ علیھا أھل کِساءِ ﴿سیدہ سلام اللہ علیھا کا گھرانہ ہی اہلِ کساء ہے﴾	۱۸
۳	فاطمة سلام اللہ علیھا سیدة نساء العالمین ﴿سیدہ سلام اللہ علیھا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾	۲۱
۴	فاطمة سلام اللہ علیھا سیدة نساء أھل الجنة و ابناھا سیدا شباب أھل الجنة ﴿سیدہ سلام اللہ علیھا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے رضی اللہ عنھما جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾	۲۵
۵	حرّم اللہ فاطمة سلام اللہ علیھا و ذُرّیتھا علی النار ﴿اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آلِ فاطمہ سلام اللہ علیھم پر جہنم کی آگ حرام کردی﴾	۲۹
۶	أمّ فاطمة سلام اللہ علیھا أفضل النساء ﴿سیدہ فاطمۃ سلام اللہ علیھا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾	۳۱

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۷	**قولُ الرّسول ﷺ ...... فداکِ أبی و أُمّی یا فاطمة!** ﴿فرمانِ رسول ﷺ ...... فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان﴾	۳۴
۸	**فاطمة** سلام الله علیها **بضعة من رسول الله** ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ﴾	۳۵
۹	**کان النبی** ﷺ **یقوم لفاطمة** سلام الله علیها **و یرحب بها و یقبل یدها و یجلسها فی مکانه عند قدومها إلیه حباً لها** ﴿حضور ﷺ آمدِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے﴾	۴۰
۱۰	**بسط النبی** ﷺ **شملته لفاطمة الزهراء** سلام الله علیها ﴿حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کملی مبارک بچھا دیتے﴾	۴۳
۱۱	**بدایة سفر النبی** ﷺ **من بیت فاطمة** سلام الله علیها **و انتهائه إلیها** ﴿سفرِ مصطفیٰ ﷺ کی اِبتداء اور اِنتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی﴾	۴۴
۱۲	**فاطمة** سلام الله علیها **أحب الناس إلی النبی** ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... رُوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا مرکزِ خاص﴾	۴۷
۱۳	**ما کان أحد أشبه بالنبی** ﷺ **من فاطمة** سلام الله علیها **فی عاداتها** ﴿عادات و اَطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا﴾	۵۲

Marfat.com

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۱۴	رضاء فاطمةَ سلام اللہ علیہا رضاء النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا ...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا﴾	۵۶
۱۵	من أغضب فاطمة سلام اللہ علیہا أغضب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا خفا ...... تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا﴾	۵۹
۱۶	إن اللہ یغضب لغضب فاطمة سلام اللہ علیہا و یرضی لرضاھا ﴿اگر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا ...... ان کی رضا اللہ کی رضا اللہ خفا﴾	۶۰
۱۷	من آذی فاطمة سلام اللہ علیہا فقد آذی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف ...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف﴾	۶۱
۱۸	عدوّ لفاطمة سلام اللہ علیہا عدوّ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن ...... مصطفیٰ کا دشمن﴾	۶۳
۱۹	من أبغض أهل بیت فاطمة سلام اللہ علیہا فقد دخل النار و لعن اللہ عزوجل علیه ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾	۶۶
۲۰	أسرَّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلی فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... رازدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾	۶۹
۲۱	فاطمة سلام اللہ علیہا شجنة من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... شجرِ رسالت کی شاخ ثمر بار﴾	۷۴
۲۲	شهادة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعفة فاطمة سلام اللہ علیہا و عرضها ﴿عصمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ ...... خود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾	۷۶

Marfat.com

صفحہ	مشتملات	نمبر شمار
۷۷	أمر اللہ النبی ﷺ بتزویج فاطمة سلام اللہ علیہا من علیّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا﴾	۲۳
۷۹	حفل زفاف فاطمة سلام اللہ علیہا فی الملأ الأعلیٰ و مشارکة أربعین ألف ملک فیه ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت﴾	۲۴
۸۱	دُعاء النبی ﷺ لفاطمة سلام اللہ علیہا و ذُرّیتها ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسلِ مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دُعائے برکت﴾	۲۵
۸۳	لم یُؤذن لعلیّ بزواجٍ ثانٍ فی حیاة فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی﴾	۲۶
۸۵	ورّث النبیّ ﷺ أوصافه لأبناء فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہم ﴿اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم...... وارثانِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۷
۸۷	ذُریة فاطمة سلام اللہ علیہا ذُریة النبی ﷺ ﴿اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم...... ذرّیتِ مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۸
۸۹	ینقطع کل نسب و سبب یوم القیامة إلا نسب فاطمة و سببها ﴿روزِ محشر نسبِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا﴾	۲۹

Marfat.com

صفحہ	مشتملات	نمبر شمار
۹۲	إنّها أول أهلِ النبی ﷺ لحوقاً به بعد وفاته ﴿وِصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپ ﷺ سے ملیں﴾	۳۰
۹۵	إنها علمت بوفاتها ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وِصال سے باخبر ہونا﴾	۳۱
۹۷	غَضّ أهل الجمع أبصارها عند مرور فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا یوم القیامة إکراماً لها ﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اَہلِ محشر نگاہیں جھکا لیں گے﴾	۳۲
۱۰۰	منظر مرور فاطمة سلام اللہ علیہا علی الصراط مع سبعین ألف جارية من الحور العين ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر﴾	۳۳
۱۰۲	تُحمل فاطمة سلام اللہ علیہا علی ناقة النبی ﷺ یوم القیامة ﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی﴾	۳۴
۱۰۴	فاطمة سلام اللہ علیہا علاقة لمیزان الآخرة ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دَستہ ہیں﴾	۳۵
۱۰۵	أول من یدخل الجنة مع النبی ﷺ فاطمة و زوجها و ابناها سلام اللہ علیہم ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا﴾	۳۶

Marfat.com

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۳۷	مسکنها یوم القیامة فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمٰن ﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا﴾	۱۰۷
۳۸	إنّ فاطمة و زوجها و ابناها سلام اللہ علیہم و من أحبهم مجتمعون مع النبی ﷺ فی مکان واحد یوم القیامة ﴿پنجتن پاک اور اُن کے تمام محبّ قیامت کے دِن ایک ہی جگہ ہوں گے﴾	۱۰۸
۳۹	قالت أم المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا ...... "فاطمة سلام اللہ علیہا أفضل الناس بعد أبیها" فرمانِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ...... ﴿بعد از مصطفیٰ ﷺ افضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾	۱۱۰
۴۰	قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ...... "فاطمة سلام اللہ علیہا أحب الناس بعد أبیها" فرمانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ...... ﴿بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾	۱۱۱
❁	ماٰخذ و مراجع	۱۱۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں علامہ اِقبالؒ کا

منظوم نذرانۂ عقیدت

مریمؑ از یک نسبتِ عیسیٰؑ عزیز
از سہ نسبت حضرتِ زہراؑ عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمیں
آں امامِ اولین و آخریں

آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید
روزگارِ تازہ آئیں آفرید

بانوئے آں تاجدارِ ھَلْ اَتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

پادشاہ و کلبۂ ایوان او
یک حسام و یک زرہ سامانِ او

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آں کارواں سالارِ عشق

آں یکے شمعِ شبستانِ حرم
حافظِ جمعیتِ خیرالامم

تانشیند آتشِ پیکار و کیں
پشتِ پازد بر سرِ تاج و نگیں

واں دگر مولائے ابرارِ جہاں
قوّتِ بازوئے احرارِ جہاں

در نوائے زندگی سوز از حسین
اہلِ حق حریّت آموز از حسین

سیرتِ فرزند ہا از امہات　　جوہرِ صدق و صفا از امہات

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول　　مادراں را اسوۂ کامل بتول

بہر محتاجے دلش آں گونہ سوخت　　با یہودے چادرِ خود را فروخت

نوری و ہم آتشی فرمانبرش　　گم رضایش در رضائے شوہرش

آں ادب پروردۂ صبر و رضا　　آسیا گردان و لب قرآں سرا

گریہ ہائے او ز بالیں بے نیاز　　گوہر افشاندے بدامانِ نماز

اشکِ اوبرچید جبریل از زمیں　　ہمچو شبنم ریخت بر عرشِ بریں

رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست　　پاس فرمانِ جنابِ مصطفیٰ است

ورنہ گردِ تربتش گردیدمے　　سجدہ ہا برخاک او پاشیدمے(۱)

(۱)　کلیاتِ اقبال (فارسی)، موزِ بے خودی

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إنما فاطمة بضعة مني

بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے

فصل : ۱

آل فاطمة سلام اللہ علیھا أهل البيت

﴿سیدۂ کائنات سلام اللہ علیھا کا گھرانہ اہلِ بیت ہے﴾

۱۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ: أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كان يَمُرُّ بباب فاطمةَ ستةَ أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر، يقول: الصلاةَ! يا أهلَ البيت: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾۔(۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۲، رقم: ۳۲۰۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۵۹، ۲۸۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۱، رقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۲

۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۳

۶۔ عبد بن حمید، المسند: ۳۶۷، رقم: ۱۲۲۳

۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۸

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۶، رقم: ۲۶۷۱

۹۔ بخاری نے 'الکنیٰ' (ص: ۲۵، رقم: ۲۰۵)' میں ابو الحمراء سے حدیث روایت کی ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کی مدت نو (۹) ماہ بیان کی گئی ہے۔

۱۰۔ عبد بن حمید نے 'المسند (ص: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵)' میں امام بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۔ ابن حیان نے 'طبقات المحدثین باصبہان (۴: ۱۴۸)' میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

←

Marfat.com

اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہلِ بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ...... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے۔''

۲۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قال: نُزِلَتْ فی خمسةٍ: فی رسولِ اللہ ﷺ، و علیٍّ، و فاطمة، و الحسن، و الحسین علیہم السلام۔ (۲)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس اِرشادِ مبارکہ ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے ...... کے

......
۱۲۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸
۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۴
۱۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰، ۲۵۱
۱۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۳
۱۶۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۵: ۶۱۳)' میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
۱۷۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۶: ۶۰۷)' میں حضرت ابو الحمراء سے روایت کی ہے۔
۱۸۔ شوکانی، فتح القدیر، ۴: ۲۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۳۴۵۶
۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳۱، رقم: ۳۷۵
۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین باصبهان، ۳: ۳۸۴
۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۸
۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶

Marfat.com

بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں ...... حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ...... کے بارے میں نازل ہوئی۔''

Marfat.com

فصل : ۲

آل فاطمة سلام اللہ علیہا أهل کساءِ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہلِ کساء ہے﴾

۳۔ عن صفية بنت شيبة، قالت: قالت عائشة رضی اللہ عنہا: خرج النبی ﷺ غداةً و عليه مِرط مُرَحَّلٌ من شعر أسودَ۔ فجاءَ الحسنُ بن عليٍّ رضی اللہ عنہما فأدخله، ثم جاء الحسين علیہ السلام فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی اللہ عنہا فأدخلها، ثم جاءَ عليّ علیہ السلام فأدخله، ثم قال: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ (۳)

''صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔

(۳) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۳، رقم: ۲۴۲۴

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۱۴۹

۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۴۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶، ۷

۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵

Marfat.com

پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے اُنہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔''

۴۔ عن عمر بن أبی سلمة ربیبِ النبی ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآیةُ علی النبی ﷺ: ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا﴾ فی بیت أُم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسینا رضی اللہ عنہم فجَلَّلَهم بِکساء، و علیّ رضی اللہ عنہ خلف ظهره فجلله بکساءٍ، ثم قال: اللهم! هٰؤلاءِ أهلُ بیتی، فأذهِب عنهم الرجس و طَهِّرْهُم تطهیرا۔ (۴)

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی

---

(۴) ا۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، ۶۶۳، رقم: ۳۲۰۵، ۳۷۸۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۷، رقم: ۹۹۴

۴۔ بیہقی نے 'السنن الکبریٰ (۲: ۱۵۰)' میں یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۱، رقم: ۳۵۵۸

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۴، رقم: ۲۶۶۲

←

Marfat.com

اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے...... نازل ہوئی؛ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔"

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۲۵، رقم: ۸۲۹۵

۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۱۳۴، رقم: ۳۷۹۹

۱۰۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۷

۱۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۱۲۶

۱۲۔ خطیب بغدادی، موضح اوہام الجمع والتفریق، ۲: ۳۱۳

۱۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۰۷، ۱۰۸، رقم: ۲۰۱

۱۴۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۸)' میں یہ حدیث حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۱۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۳۸

۱۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۳: ۴۰۵

۱۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۷

۱۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۴

۱۹۔ شوکانی، فتح القدیر، ۴: ۲۷۹

Marfat.com

فصل : ۳

فاطمة سلام اللہ علیہا سيدة نساء العالمين

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾

۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال و هو فی مرضه الذی توفی فيه: يا فاطمة! ألا ترضين أن تكونی سيدة نساء العالمين و سيدة نساء هذه الأمة و سيدة نساء المؤمنين!(۵)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اِس اُمت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!''

۶۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: أقبلتْ فاطمة تمشی كأن مِشْيَتها مَشْیُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مرحبا بابنتی۔ ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم أسر إليها حديثا فبكتْ، فقلتُ لها: لم تبكين؟ ثم أسر إليها حديثا فضحكت، فقلتُ: ما رأيتُ كاليوم فرحا أقرب من

---

(۵) ا۔ حاکم نے 'المستدرک (۱۷۰:۳، رقم: ۴۷۴۰)' میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۲۵۱:۴، رقم: ۷۰۷۸

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱۴۶:۵، رقم: ۸۵۱۷

۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲۴۷:۲، ۲۴۸

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲۶:۸، ۲۷

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲۱۸:۷

Marfat.com

حزن، فسألتها عما قال، فقالت: ما کنتُ لأُفشِیَ سِرَّ رسول الله ﷺ، حتی قُبِضَ النبی ﷺ فسألتُها، فقالت: أسَرَّ إلیَّ: إن جبریل کان یُعارضنی القرآن کلّ سنةً مرة، و إنه عارضنی العام مرتین، و لا أُراهُ إلا حضر أجلی، و إنکِ أول أهل بیتی لحاقا بی۔ فبکیتُ، فقال: أما ترضین، أن تکونی سیدة نساء أهل الجنة، أو نساء المؤمنین! فضحکتُ لذلک۔ (٦)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وِصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر

(٦) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۲۶، ۱۳۲۷، رقم: ۳۴۲۶، ۳۴۲۷

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴:۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶:۲۸۲

Marfat.com

والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ اس بات نے مجھے رلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔‘‘

۷۔ عن مسروق: حدثتنی عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ ﷺ: یا فاطمة! ألا ترضینَ أن تکونی سیدة نساءِ المؤمنین، أو سیدة نساء ھذہ الأمة!(۷)

’’حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!‘‘

۸۔ عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ، أن رسول اللہ ﷺ قال: إن ملکا من السماء لم یکن زارنی، فاستأذن اللہ فی زیارتی، فبشرنی أو أخبرنی:

---

(۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۴۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲

۵۔ طیالسی، المسند: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷

۷۔ دولابی، الذریة الطاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

Marfat.com

أن فاطمة سيدة نساء أمتي۔ (۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔''

(۸) ا۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۶

۲۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۲۳۲، رقم: ۷۲۸

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے محمد بن مروان ذہلی کے، اُسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱

Marfat.com

فصل : ۴

فاطمة سلام اللہ علیہا سيدة نساء أهل الجنة و ابناها سيدا شباب أهل الجنة

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہیں ﴾

۹۔ عن حُذيفة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنّ هذا مَلَكٌ لم ينزلِ الأرضَ قطُّ قبلَ هذه الليلةِ استأذَنَ ربّه أن يُسَلِّمَ عليّ و يُبَشِّرنِی بأنَّ فاطمة سيدة نساءِ أهل الجنة، و أنّ الحسن و الحسين سيدا شبابِ أهلِ الجنة۔ (۹)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۹) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۶۰، رقم: ۳۷۸۱

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۸۰، ۹۵، رقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۵۸، ۷۶، رقم: ۱۹۳، ۲۶۰

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵:۳۹۱

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۸۸، رقم: ۱۴۰۶

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۱

۷۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۶۴، رقم: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۰۲، رقم: ۱۰۰۵

۹۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۸

۱۰۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴:۱۹۰

۱۱۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۲۲۴

←

Marfat.com

ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔"

۱۰۔ عن علیّ بن أبی طالب أن النبیّ ﷺ قال لفاطمة رضی اللہ عنہا: ألا ترضین أن تکونی سیدة نساء أهل الجنة، و ابناک سیدا شباب أهل الجنة۔ (۱۰)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اِس بات پر خوشی نہیں کہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔"

۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳:۱۲۳، ۲۵۲

۱۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶:۴۷۱

۱۵۔ سیوطی، تدریب الراوی، ۲:۲۲۵

۱۶۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲:۱۵۶، ۴۶۴

۱۷۔ امام بخاری نے 'الصحیح (۳:۱۳۶۰، کتاب المناقب) میں قرابتِ رسول ﷺ کے مناقب کا باب باندھتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا: و قال النبی ﷺ: فاطمة سیدة نساء أهل الجنة (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

۱۸۔ امام بخاری نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کے حوالے سے یہی عنوان 'الصحیح (۳:۱۳۷۴)' میں دوبارہ باندھا ہے۔

(۱۰) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۲۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳:۱۰۲، رقم: ۸۸۵

Marfat.com

۱۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: خط رسول اللہ ﷺ فی الأرض أربعة خطوط۔ قال: تدرون ما هذا؟ فقالوا: اللہ و رسوله أعلم۔ فقال رسول اللہ ﷺ: أفضل نساء أهل الجنة: خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد، و آسية بنت مزاحم امرأة فرعون، و مریم ابنة عمران رضی اللہ عنهن أجمعين۔ (۱۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

---

(۱۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۹۳، ۳۱۶
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، ۹۴، رقم: ۸۳۵۵، ۸۳۶۴
۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۴، ۷۶، رقم: ۲۵۰، ۲۵۹
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۷۰، رقم: ۷۰۱۰
۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۶
۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۴، ۲۰۵، رقم: ۴۷۵۴، ۴۸۵۲
۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۰، ۷۶۱، رقم: ۱۳۳۹
۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۱۱۰، رقم: ۲۷۲۲
۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۴، رقم: ۲۹۶۲
۱۰۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۹۷
۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۶، رقم: ۱۱۹۲۸
۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۹
۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۷، رقم: ۲۰۱
۱۴۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۹
۱۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲
۱۶۔ نووی، تہذیب الاسماء واللغات، ۲: ۶۰۸
۱۷۔ ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء (۲: ۱۲۴)‘ میں اسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث قرار دیا ہے۔

←

نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت کی تمام عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنهن اجمعین۔''

۱۲۔ عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ألا أبشرکِ أنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: سیدات أهل الجنة أربع: مریم بنت عمران، و فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و خدیجة بنت خویلد، و آسیة امرأة فرعون۔(۱۲)

''حضرت صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔''

.... ۱۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۲۲۳)' میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان کی بیان کردہ روایت کے رِجال صحیح ہیں۔

۱۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶:۴۴۷

۲۰۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸:۵۵

۲۱۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱:۱۲۳، رقم:۳۱۶

۲۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۲:۵۳

۲۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۴:۸۳

۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۳۹۴

(۱۲) احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۶۰، رقم:۱۳۳۶

Marfat.com

فصل : ۵

حرّم اللہ فاطمۃ سلام اللہ علیہا و ذُرِّیتھا علی النار

اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آلِ فاطمہ پر جہنم کی آگ حرام کردی

۱۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة رضی اللہ عنہا: إن اللہ عزوجل غیر معذّبک و لا ولدک۔ (۱۳)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔''

۱۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنّ فاطمة حصنت فرجھا فحرّمھا اللہ و ذرِیتھا علی النّار۔ (۱۴)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت

(۱۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۱۱۶۸۵

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

۳۔ سخاوی، اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۷

(۱۴) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۸

۲۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۱۸۸

۵۔ سخاوی، اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۵، ۱۱۶

Marfat.com

کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔‘‘

۱۵۔ **عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما سميت بنتي فاطمة لأن اللہ عزوجل فطمها و فطم محبيها عن النار۔(۱۵)**

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔‘‘

(۱۵) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۳۴۶، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۲: ۱۰۹، رقم: ۳۴۲۲۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سخاوی نے ’استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف (ص: ۹٦)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

فصل : ٦

أمّ فاطمة سلام اللہ علیهما أفضل النساء

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾

١٦۔ عن عبد الله بن جعفر، قال: سمعتُ عليّ بن أبي طالبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سمِعتُ رسولَ الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقولُ: خيرُ نِسَائها خَديجةُ بِنت خُويلد، و خير نسائها مريمُ بنت عمرانَ۔ (١٦)

''حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے اَفضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔''

١٧۔ عن عبد الله بن جعفر، سمعتُ علياً بالكوفة، يقول: سمعتُ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: خير نسائها مريم بنت عمران، و خير نسائها

(١٦) ١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۲، رقم: ۳۸۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۶، ۱۳۲

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱: ۴۵۵

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۵۲، رقم: ۱۵۸۰

۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳

۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۳

۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۴۷

۸۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۰۷

۹۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۰۲

Marfat.com

خديجة بنت خويلد۔

قال أبو كُرَيبٍ: و أشار وكيع إلى السماء و الأرض۔(۱۷)

''حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔''

(۱۷)۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۶، رقم: ۲۴۳۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۶۵، ۱۳۸۸، رقم: ۳۲۴۹، ۳۶۰۴
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، رقم: ۸۳۵۴
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، ۱۴۳
۵۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۴۹۲، رقم: ۱۴۰۰۶
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۹۰، رقم: ۳۲۲۸۹
۷۔ بزار، المسند، ۲: ۱۱۵، رقم: ۴۶۸
۸۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۲۲
۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۴، رقم: ۲۴۹
۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۴۷، ۸۵۲، رقم: ۱۵۶۳، ۱۵۷۹، ۱۵۸۳
۱۱۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۸۰، رقم: ۲۹۸۵
۱۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۷
۱۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۰۳، ۶۵۷، رقم: ۴۸۴۷، ۶۴۱۹
۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۷
۱۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر: ۲۳، ۱۸، رقم: ۴
۱۶۔ محاملی، الامالی: ۱۸۸، رقم: ۱۶۴
۱۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۳۷، رقم: ۲۸
۱۸۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۴
۱۹۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۳

Marfat.com

''(راوی) ابوکریب کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) زمین و آسمان کی طرف اِشارہ کیا۔'' ☆

☆ وضاحت: ان اَحادیث کا متذکرہ بالا فصل ۳ اور ۴ کی اَحادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان کی فضیلت زمانی ہے، یعنی اُن کے اپنے اپنے زمانوں میں خواتینِ عالم میں سے کوئی اُن کے ہم پلہ نہ تھی۔ مگر سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی اَفضلیت عمومی اور مطلق ہے، جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔

بقول علامہ اقبال:

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرتِ زہراؑ عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمین
آں امامِ اوّلین و آخرین

بانوی آں تاجدارِ ھَلْ اَتٰی
مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

مادرِ آن مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آن کاروانِ سالارِ عشق

در نوائے زندگی سوز از حسینؑ
اہلِ حق حریّت آموز از حسینؑ

مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؑ
مادراں را اُسوۂ کامل بتولؑ

فصل : ۷

قولُ الرّسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... فداکِ أَبی و أُمّی یا فاطمة!

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان

۱۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان إذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، و إذا قدم من سفر کان أوّل الناس به عهدًا فاطمة رضی اللہ عنہا۔ فقال لها رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فداکِ أَبی و أُمّی۔ (۱۸)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

۱۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لفاطمة: فِداکِ أبی و أمی۔ (۱۹)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

---

(۱۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۳۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

(۱۹) شوکانی نے 'در السحابہ فی مناقب القرابة و الصحابہ (ص: ۲۷۹)' میں کہا ہے کہ اِسے حاکم نے 'المستدرک' میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

فصل : ۸

فاطمۃ سلام اللہ علیہا بضعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا...... لختِ جگرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۲۰۔ عن المِسْوَر بن مَخْرَمَۃ: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: فاطمۃ بَضْعَۃٌ مِنّی، فمن أغضبھا أغضبنی۔(۲۰)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

(۲۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹

۴۔ ابن ابی شیبہ نے 'المصنف (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹)' میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳

۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۱۰۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹

۱۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷

۱۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۰

۱۳۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المبہمہ، ۱: ۳۴۱

←

Marfat.com

....

۱۴۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶ ....

۱۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۷۰

۱۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۲۱

۱۷۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ ائمہ ومحدثین نے درج ذیل مقامات پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک نقل کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بَضْعَةٌ مِّنِّی فرما کر اپنی جان کا حصہ قرار دیا ہے:

۱۸۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳

۱۹۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۰۰۴، رقم: ۴۹۳۲

۲۰۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷

۲۱۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۲۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۳، ۶۴۴، رقم: ۱۹۹۸، ۱۹۹۹

۲۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۸، رقم: ۵۸۲۰۔۵۸۲۲

۲۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۸، رقم: ۲۶۵

۲۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵، ۳۲۳، ۳۲۶، ۳۲۸

۲۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۵۹، رقم: ۱۳۲۴، ۱۳۲۷، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵

۲۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۵، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۲۸۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۳۰۱، ۳۰۲، رقم: ۱۳۲۶۸، ۱۳۲۶۹

۲۹۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۱، رقم: ۴۲۳۱، ۴۲۳۴

۳۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۳۱۔ بزار، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۲۱۹۳

۳۲۔ ابویعلی، المسند، ۱۳: ۱۳۴، رقم: ۷۱۸۱

۳۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۴، ۲۹۵۷

۳۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸، ۱۹، رقم: ۱۸، ۲۱

←

....

....

۳۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۰

۳۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳: ۱۸۲، ۱۸۴

۳۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۳۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷، ۳۰۸

۳۹۔ بیہقی السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۴۰۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۴۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۲۳۲، رقم: ۸۸۷

۴۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹

۴۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

۴۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۴۵۔ ہیثمی، زوائد الحارث، ۲: ۹۱۰، رقم: ۹۹۱

۴۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۴۷، ۴۸، رقم: ۵۵، ۵۶

۴۷۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶۲

۴۸۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۴۹۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶

۵۰۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۵۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

۵۲۔ ابن قانع، معجم الصحابہ، ۳: ۱۱۰، رقم: ۱۰۷۶

۵۳۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۲: ۱۶

۵۴۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۲: ۷۳۵

۵۵۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۴: ۱۲۶۵

۵۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۱۵

۵۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۹، ۱۳۳

۵۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۳۹۳

۵۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۹۰

←

۲۱۔ عن محمد بن علیّ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما فاطمة بضعة منی، فمن أغضبها أغضبنی۔ (۲۱)

''محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

۲۲۔ عن علی رضی اللہ عنہ أنه کان عند رسول اللہ ﷺ، فقال: أیّ شی خیر للمرأة؟ فسکتوا، فلما رجعتُ قلت لفاطمة: أیّ شیٔ خیر للنساء؟ قالت: ألا یراهن الرجال۔ فذکرتُ ذلک للنبی ﷺ، فقال: إنما فاطمة بَضعة منی۔ (۲۲)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: بتاؤ

۶۰۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۹: ۴۸۸

۶۱۔ ذہبی، معجم المحدثین: ۹

۶۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۵۹۹

۶۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰

۶۴۔ دارقطنی، سؤالات حمزہ: ۸۰، رقم: ۴۰۹

۶۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

۶۶۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۷

(۲۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۶

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۰، ۸۱

(۲۲) ۱۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

←

Marfat.com

عورت کیلئے کونسی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اِس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔"

.... ۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۵۔ دارقطنی، سؤالات حمزہ: ۲۸۰، رقم: ۴۰۹

Marfat.com

فصل : ۹

کان النبی ﷺ یقوم لفاطمة سلام اللہ علیہا و یرحب بھا و یقبل یدھا و یجلسھا فی مکانه عند قدومھا إلیه حباً لھا

﴿حضور ﷺ آمدِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے﴾

۲۳۔ عن عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ ﷺ إذا رآھا قد أقبلت رحب بھا، ثم قام إلیھا فقبّلھا، ثم أخذ بیدھا فجاء بھا حتی یجلسھا فی مکانه۔ و کانت إذا رأت النبی ﷺ رحبت به، ثم قامت إلیه فقبلته ﷺ۔ (۲۳)

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، اُنہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنی طرف

(۲۳) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، ۳۹۲، رقم: ۹۲۳۶، ۹۲۳۷
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳
۳۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۶۷، رقم: ۲۹۶۷
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۰۸۹
۵۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵
۶۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، رقم: ۹۴۷
۷۔ دولابی، الذریة الطاہرة: ۱۰۰، رقم: ۱۸۴

Marfat.com

تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔''

۲۴۔ عن أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا أنها قالت: كانت [فاطمة] إذا دخلت عليه ﷺ رحب بها و قام إليها فأخذ بيدها فقبلها و أجلسها فی مجلسه۔(۲۴)

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔''

۲۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا قالت: كانت فاطمة إذا دخلت عليه ﷺ قام إليها فقبلها و رحب بها و أخذ بيدها، فأجلسها فی مجلسه، و كانت هی إذا دخل عليها رسول الله ﷺ قامت إليه مستقبلة و قبلت يده۔(۲۵)

(۲۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۲

۲۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۸، رقم: ۲۶۴

۳۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ۶

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۶۷، رقم: ۸۹۲۷

۶۔ مقری، تقبیل الید: ۹۱

۷۔ عسقلانی نے 'فتح الباری (۱۱: ۵۰)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، جبکہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۲۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۴، رقم: ۴۷۵۳

Marfat.com

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا اِستقبال فرماتے، اُنہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق اَفروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے اِستقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اَقدس کو بوسہ دیتیں۔''

٢۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ٨٥

٣۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ٥٤٩، رقم: ٢٢٢٣

٤۔ عسقلانی، فتح الباری، ١١: ٥٠

٥۔ شوکانی، درّ السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابۃ: ٢٧٩
حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔

Marfat.com

فصل : ۱۰

بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا

حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کملی مبارک بچھا دیتے

۲۶۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ أنه دخل علی النبیّ ﷺ و قد بَسَطَ شملةً، فجلس علیها هو و فاطمة و علیّ و الحسن و الحسین، ثم أخذ النبیّ ﷺ بمَجَامِعِه فعقد علیهم، ثم قال: اللّٰهم ارضَ عنهم کما أنا عنهم راضٍ۔ (۲۶)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، در آں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی اِن سے راضی ہو جا، جس طرح میں اِن سے راضی ہوں۔''

---

(۲۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۴۸، رقم: ۵۵۱۴

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اوراس کے رِجال صحیح ہیں، سوائے عبید بن طفیل کے اور وہ ثقہ ہے، اُس کی کنیت ابوسیدان ہے۔

Marfat.com

فصل : ١١

بداية سفر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بيت فاطمة سلام اللہ علیہا و انتهائه إليها

﴿سفرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِبتداء اور اِنتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی﴾

۴۷۔ عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إذا سافر کان آخر عهده بإنسان من أهله فاطمة، و أول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة۔ (۴۷)

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔''

۴۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان إذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، و إذا قدم من سفر کان أوّل الناس به عهدًا

(۴۷) ١۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۸۷، رقم: ۴۲۱۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۵
۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ١: ۲۶
۴۔ زید بغدادی، ترکۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۵۷

Marfat.com

فاطمة رضی اللہ عنہا۔ **فقال لها رسول اللہ** ﷺ: **فداکِ أبی و أُمّی۔**(۲۸)

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔‘‘

۲۹۔ عن ابن عباس قال: کان رسول اللہ ﷺ **إذا قدم من سفر قبّل ابنته فاطمة۔**(۲۹)

---

(۲۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۹، ۱۷۰، رقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۴، رقم: ۱۷۹۸

۳۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۷)‘ میں اسے حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

۶۔ ابن عساکر نے بھی ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۳: ۱۴۱)‘ میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

(۲۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۸، رقم: ۴۱۰۵

۲۔ ابو یعلی، المسند، ۴: ۳۵۲، رقم: ۲۴۶۶

۳۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۸: ۴۲)‘ میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ﷺ: ۱۸۹، رقم: ۳۰۳

۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۵۵

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔''

Marfat.com

فصل : ١٢

فاطمة سلام اللہ علیہا أحب الناس إلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ سلام اللہ علیہا …… رُوئے زمین پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا مرکزِ خاص

٣٠۔ عن جُمَیع بن عُمیر التیمیّ، قال: دخلتُ مع عَمَّتی علی عائشة، فسُئِلتُ أیُّ الناس کان أحب إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قالت: فاطمة، فقیل: من الرجال؟ قالت: زوجها، إن کان ما علمتُ صوّاما قوّاما۔ (٣٠)

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں

(٣٠) ١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٧٠١، رقم: ٣٨٧٤
٢۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٢: ٤٠٣، ٤٠٤، رقم: ١٠٠٨، ١٠٠٩
٣۔ حاکم، المستدرک، ٣: ١٧١، رقم: ٤٧٤٤
٨۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ٧٧
٤۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ٧: ٢١٩
٥۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ٢: ١٢٥
٦۔ مزی، تہذیب الکمال، ٤: ٥١٢
٧۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ٢٧٣

جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔''

۳۱۔ عن ابن بريدة، عن أبيه، قال: كان أحبَّ النساء إلى رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال عليّ۔ (۳۱)

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

۳۲۔ عن أبي سلمة بن عبدالرحمن، قال: أخبرني أسامة بن زيد، قال: كنت جالساً إذ جاء عليٌّ و العباس رضی اللہ عنہما يستأذنان، فقالا: يا أسامة! استأذن لنا على رسول الله ﷺ، فقلت: يا رسول الله! عليٌّ و العباس يستأذنان، فقال: أتدري، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبي ﷺ: لكني أدري، ائذن لهما، فدخلا، فقالا: يا رسول الله! جئناك نسألك أيُّ أهلكَ أحب إليكَ؟ قال: فاطمة بنت

---

(۳۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۸

۲۔ نسائی نے 'السنن الکبریٰ (۵: ۱۴۰، رقم: ۸۴۹۸)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۹۹، رقم: ۷۲۶۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

۶۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

Marfat.com

محمد۔ (۳۲)

''حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں، انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہلِ بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔''

۳۳۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ، قال: قال علیُّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! **أیّما أحبُّ إلیکَ: أنا أم فاطمة؟ قال: فاطمةُ أحبُّ**

---

(۳۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۷۸، رقم: ۳۸۱۹

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۱۷، رقم: ۲۶۲۰

۳۔ طیالسی، المسند: ۸۸، رقم: ۶۳۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۷

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۲، رقم: ۳۵۲۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۴: ۱۶۰۔۱۶۲، رقم: ۱۳۷۹، ۱۳۸۰

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹، ۴۹۰

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۸

یہ حدیث حسن ہے۔

Marfat.com

إلیّ منک، و أنتَ أعزُّ علیَّ منها۔ (۳۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے (بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو۔''

۳۴۔ عن ابن أبی نجیح عن أبیه، قال: أخبرنی من سمع علیًا علی منبر الکوفة یقول: دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجلس عند رؤوسنا فدعا باناء فیه ماء فأتی به فدعا فیه بالبرکة ثم رشه علینا، فقلت: یا رسول اللہ! أنا أحب إلیکَ أم هی؟ قال: هی أحب إلیّ منک و أنت أعز علیّ منها۔ (۳۴)

---

(۳۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۴۳، رقم: ۷۶۷۵

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں سلمٰی بن عقبہ کو میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے۔

۴۔ حسینی نے 'البیان والتعریف (۲: ۱۱۸، رقم: ۱۲۳۸)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

۵۔ مناوی نے 'فیض القدیر (۴: ۴۲۲)' میں کہا ہے کہ ہیثمی نے اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۴) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۳۱، ۶۳۲، رقم: ۱۰۷۶

۲۔ نسائی نے 'السنن الکبریٰ (۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۳۱)' میں یہ حدیث مبارکہ مختصراً بیان ←

Marfat.com

"اِبن اَبی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبرِ کوفہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اِس سے زیادہ عزیز ہو۔"

.... کی ہے۔

۳۔ حمیدی، المسند، ۱:۲۲، رقم: ۳۸

۴۔ شیبانی نے 'الآحاد والمثانی (۵:۳۶۰، رقم: ۲۹۵۱)' میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۵، ۲۷۶

۶۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷:۲۱۹)' میں مختصراً ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

فصل : ۱۳

ما کان أحد أشبه بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فاطمة سلام اللہ علیہا فی عاداتها

﴿عادات و اَطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ نہ تھا﴾

۳۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا، قالت: ما رأيت أحدا أشبه سَمتا و دَلا و هَديا برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (۳۵)

''اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

(۳۵) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۰، رقم: ۳۸۷۲

۲۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۵۵، رقم: ۵۲۱۷

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، ۷۸، رقم: ۲۶۴

۴۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶

۶۔ ابن سعد نے 'الطبقات الکبریٰ (۲: ۲۴۸)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۷۔ ابن جوزی، صفة الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۴، ۸۵

Marfat.com

۳۶۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا، قالت: ما رأيت أحدا من الناس كان أشبه بالنبي ﷺ كلاما و لا حديثا و لا جلسة من فاطمة۔(۳۶)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو میں کسی کو بھی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

۳۷۔ عن أنس بن مالك ﷺ، قال: لم يكن أحد أشبه برسول الله ﷺ من الحسن بن عليّ، و فاطمة صلوات اللہ علیہم اجمعین۔(۳۷)

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمۃ الزہراء (ﷺ) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔''

۳۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر

(۳۶) ا۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، ۳۳۷، رقم: ۹۴۷، ۹۷۱
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، رقم: ۹۲۳۶
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، ۱۷۴، رقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳
۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۰۸۹
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱
۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ۶
۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۹۶
۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷
(۳۷) احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۶۴

Marfat.com

منهنّ امرأةً، فجاءت فاطمة تمشی کأن مِشيتها مِشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتی۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله۔ (۳۸)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اِتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔''

(۳۸) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۴۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۴۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاۃ: ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے 'المعجم الکبیر (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰)' میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۰۳۳

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

Marfat.com

۳۹۔ عن مسروق: حدثتنی عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنہا، قالت: إنا کنا أزواج النبی ﷺ عندہ جمیعا، لم تغادر منا واحدة، فأقبلتْ فاطمة علیہا السلام تمشی، ولا و اللہ ما تخفی مشیتہا من مشیة رسول اللہ ﷺ۔ (۳۹)

''حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں، پس اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔''

---

(۳۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۴۵۰
۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲
۵۔ طیالسی، المسند: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳
۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷
۷۔ دولابی، الذریة الطاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸
۸۔ ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰
۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

Marfat.com

فصل : ۱۴

رضاء فاطمة سلام اللہ علیہا رضاء النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا ...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا﴾

۴۰۔ عن المِسْوَر بن مَخْرَمَة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما فاطمة شجنة منی یبسطنی ما یبسطها و یقبضنی ما یقبضها۔ (۴۰)

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔‘‘

۴۱۔ عن سعید بن أبان القرشی، قال: دخل عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علیّ بن أبی طالب علیٰ عمر بن عبد العزیز، و هو حدث

(۴۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۴
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷
۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳
۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶
۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲
۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹
۱۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

Marfat.com

السن و له وفرة، فرفع عمر مجلسه و أقبل عليه، و قضی حوائجه، ثم أخذ عُكْنَةً من عُكَنِه، فغمزها حتی أوجعه، و قال: اذکرها عندک للشفاعة۔ فلما خرج لامَه قومُه و قالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: إن الثقة حدثنی حتی کأنی أسمعه من فیّ رسول الله ﷺ:

إنما فاطمة بضعة منی، يسرّنی ما يسرّها۔

و أنا أعلم أن فاطمة رضی الله عنها لو کانت حية، لسرَّها ما فعلتُ بابنها۔ قالوا: فما معنی غمزک بطنه، و قولک ما قلت؟ قال: إنه ليس أحد من بنی هاشم إلا و له شفاعة، فرجوت أن أکون فی شفاعة هذا۔ (۴۱)

''سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، جو کہ ابھی نوعمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا: یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے

(۴۱) سخاوی، اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۶، ۹۷

سخاوی نے اِسی کتاب کے 'صفحہ: ۱۵۰' پر اِسی طرح کا ایک واقعہ خود عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک کام کے سلسلے میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت پیش آئے تو کوئی آدمی بھیج دیا کریں یا خط لکھ بھیجیں، مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ یوں آپ کو اپنے دروازے پر دیکھوں۔

تو لوگوں نے اُنہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نوعمر لڑکے کی اِتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں:)

''بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو اِسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔''

''(پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اِس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے اُن کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں کچوکے لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو، پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔''

Marfat.com

فصل : ۱۵

من أغضب فاطمة سلام اللہ علیہا أغضب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا خفا...... تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا﴾

۴۲۔ عن المِسْوَر بن مَخْرَمَة: أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: فاطمة بَضْعَةٌ مِنّی، فمن أغضبها أغضبنی۔ (۴۲)

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔‘‘

---

(۴۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶
۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹
۴۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹)‘ میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳
۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۲
۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷
۹۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹
۱۰۔ ابن جوزی، صفة الصفوہ، ۲: ۷
۱۱۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المبہمہ، ۱: ۳۴۱
۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

←

فصل : ۱۶

إن اللہ یغضب لغضب فاطمۃ و یرضی لرضاھا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا...... ان کی رضا اللہ کی رضا﴾

۴۳۔ عن علیّ ﷺ، قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمۃ: إن اللہ یغضب لغضبکِ، و یرضی لرضاکِ۔ (۴۳)

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک! اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔''

.... ۱۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۷۰

۱۴۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۲۱

۱۵۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

(۴۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۰

۲۔ ابو یعلیٰ، المعجم: ۱۹۰، رقم: ۲۲۰

۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۵۹

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۲

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۱، رقم: ۱۰۰۱

۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۲۰، رقم: ۲۳۵

۷۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۳: ۱۱

۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن إسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

۱۰۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۱۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۲: ۴۶۸

←

Marfat.com

فصل : ۱۷

من آذی فاطمة سلام اللہ علیہا فقد آذی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف ...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف﴾

۴۴۔ عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إنما فاطمة بضعة منی، یؤذینی ما آذاھا۔ (۴۴)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

۴۵۔ عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما

...... ۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶، ۵۷

۱۳۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۲

(۴۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۷، رقم: ۸۳۷۰

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۵

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۰

۶۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰

۷۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۸۵، رقم: ۱۷۹۵

۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

Marfat.com

فاطمة بَضْعَة مِنِّی، یؤذینی ما آذاها، و یُنْصِبُنی ما أنصبها۔ (۴۵)

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اِسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔''

۴۶۔ عن أبی حنظلة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما فاطمة بضعة منی، فمن آذاها فقد آذانی۔ (۴۶)

''حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جس نے اُسے ستایا اُس نے مجھے ستایا۔''

---

(۴۵) ۱۔ ترمذی نے یہ حسن صحیح حدیث 'الجامع الصحیح (۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۹)' میں رِوایت کی ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۴، ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۷۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

(۴۶) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، رقم: ۱۳۲۴

۲۔ احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷)' میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۰

۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۷

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

Marfat.com

فصل : ۱۸

عدوّ لفاطمۃ سلام اللہ علیہا عدوّ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن ...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن﴾

۴۷۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ، أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلیّ و فاطمۃ و الحسن و الحسین علیہم السلام: أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔ (۴۷)

''حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔''

۴۸۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لفاطمۃ و الحسن و

---

(۴۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، رقم: ۳۸۷۰
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۴۵
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۴
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۱۹، ۲۶۲۰
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۴، رقم: ۵۰۳۰، ۵۰۳۱
۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵
۷۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۶۲
۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵
۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۰: ۴۳۲
۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۲

Marfat.com

الحسين: أنا حَرُبٌ لِمَنُ حَارَبَكُمُ وَ سِلُمٌ لِمَنُ سَالَمَكُمُ۔ (۴۸)

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔‘‘

۴۹۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: نظر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلی علیّ و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال أنا حَرُبٌ لِمَنُ حَارَبَكُمُ وَ سِلُمٌ لِمَنُ سَالَمَكُمُ۔ (۴۹)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

(۴۸) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷
۴۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۶۔ محاملی، الامالی: ۴۴۷، رقم: ۵۳۲
۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

(۴۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰
۳۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳)‘ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷
۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

←

Marfat.com

علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظرِ اِلتفات کی اور اِرشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔''

.... ۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷، ۲۵۸

۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)' میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان کے بارے میں اِختلاف ہے، جبکہ اِس کے بقیہ رِجال حدیثِ صحیح کے رِجال ہیں۔

فصل : ۱۹

من أبغض أهل بیت فاطمة سلام اللہ علیہا فقد دخل النار و لعن اللہ عزوجل علیه

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دُشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾

۵۰۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من أبغضنا أهل البیت فهو منافق۔ (۵۰)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم اہلِ بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔''

۵۱۔ عن زرّ قال: قال علیّ رضی اللہ عنہ: لا یحبنا منافق و لا یبغضنا مؤمن۔ (۵۱)

''حضرت زرّ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مومن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔''

۵۲۔ عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری رضی اللہ عنہما قال: خطبنا رسول

---

(۵۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۶۱، رقم: ۱۱۲۶

۲۔ محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۱: ۳۶۲

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبٰی فی مناقب ذوی القربیٰ: ۵۱

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۷: ۳۴۹

(۵۱) ابن ابی شیبہ المصنف، ۶: ۳۷۲، رقم: ۳۲۱۱۶

الله ﷺ و هو یقول: أیها الناس! من أبغضنا أهل البیت حشره الله یوم القیامة یهودیا۔ فقلت: یا رسول الله صلی الله علیك و سلم! و إن صام و صلی؟ قال: و إن صام و صلی۔ (٥٢)

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ اِرشاد فرمایا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''جس نے ہم اہلِ بیت کے ساتھ بغض رکھا روزِ قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و سلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوُجود دُشمنِ اہلِ بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو ردّ فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اُٹھائے گا)۔''

٥٣۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: و الذی نفسی بیده! لا یبغضنا أهل البیت أحد إلا أدخله الله النار۔ (٥٣)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہلِ بیت سے بغض رکھنے

---

(٥٢) ١۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٤: ٢١٢، رقم: ٤٠٠٢
٢۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ١٧٢
٣۔ جرجانی، تاریخ جرجان: ٣٦٩

(٥٣) ١۔ حاکم، المستدرک، ٣: ١٦٢، رقم: ٤٧١٧
٢۔ ابن حبان، الصحیح، ١٥: ٤٣٥، رقم: ٦٩٧٨
٣۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ٢: ١٢٣

حاکم کے نزدیک یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

Marfat.com

والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔‘‘

۵۴۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لو أن رجلا صف بین الرکن و المقام، فصلی و صام، ثم لقی اللہ و ھو مبغضٌ لأھل بیت محمد دخل النار۔ (۵۴)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رُکنِ یمانی اور مقام اِبراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔‘‘

۵۵۔ عن معاویة بن حُدیج، عن الحسن بن علیّ رضی اللہ عنہما، أنه قال له: یا معاویة بن حُدیج! إیاک و بُغْضَنا، فإن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لا یُبغِضُنا و لا یَحسُدُنا أحد إلا ذِیدَ عن الحوض یومِ القیامة بسِیاطٍ من نارٍ۔ (۵۵)

’’حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اَقدس ہے: ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے دُرّے سے دھتکارا نہ جائے۔‘‘

---

(۵۴) ۱۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۵۱
۲۔ فسوی، المعرفہ والتاریخ، ۱: ۵۰۵
(۵۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۹، رقم: ۲۴۰۵
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۸۱، رقم: ۲۷۲۶

Marfat.com

فصل : ۲۰

أسَرَّ النبی صلی الله علیه وآله وسلم إلی فاطمة الزهراء سلام الله علیها

﴿سیدہ سلام الله علیها ...... رازدارِ مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم﴾

۵۶۔ عن عائشة رضی الله عنها قالتِ: اجتمع نساء النبی صلی الله علیه وآله وسلم، فلم یغادر منهنَّ امْرأةً، فجاءت فاطمة تمشی کأن مِشیتها مِشیة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، فقال: مرحباً بابنتی۔ فأجلسها عن یمینه أو عن شماله، ثم إنّه أسرّ إلیها حدیثا فبکت فاطمة، ثم إنّه سارّها فضحکتْ أیضا، فقلتُ لها: ما یُبکیکِ؟ فقالت: ماکنتُ لأفْشِیَ سِرَّ رسولِ الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ فقلتُ: ما رأیت کالیوم فرحاً أقربُ من حزنٍ۔ فقلتُ لها حین بکتْ: أخصَّکِ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بحدیثه دوننا ثم تبکینَ؟ و سألتها عما قال، فقالتْ: ما کنتُ لأفْشِیَ سِرَّ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ حتی إذا قُبِضَ سألتُها، فقالتْ: إنّه کان حَدَّثَنِی أنّ جبریلَ کان یعارِضُه بالقرآن کل عامٍ مرَّةً، و إنّه عارَضَه به فی العام مرّتین، ولا أُرانی إلا قد حضر أجلی، و إنکِ أوَّلُ أهلی لُحوقا بی، و نِعم السلف أنا لکِ۔ فبکیتُ لذلک. ثم إنّه سارّنی، فقال: ألا ترضَینَ أن تکونی سیدةَ نساء المؤمنینَ، أو سیدةَ نساء هذه الأمة۔ فضحِکتُ لذلک۔(۵۶)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی الله عنها بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی

(۵۶) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۴۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجه، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

←

Marfat.com

اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے اُن سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز اِفشاء نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے، پھر بھی آپ رو رہی ہیں، اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۴۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاۃ: ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے 'المعجم الکبیر (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰)' میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۰۳۰

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

Marfat.com

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز اِفشاء نہیں کروں گی حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وِصال مبارک ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دَور کرتے تھے، اور اِس سال اُنہوں نے مجھ سے دو (۲) بار قرآن مجید کا دَور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وِصال کا وقت آ گیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رَو ہوں۔ تب میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اِس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اِس وجہ سے ہنس پڑی۔‘‘

۵۷۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: دعا النبیُّ ﷺ فاطمة ابنته فی شَکْواه الذی قُبِضَ فیها، فسارّها بشیء فبکتْ، ثم دعاها فسارّها فضحکتْ، قالت: فسألتُها عن ذٰلک، فقالت: سارّنی النبی ﷺ فأخبرنی: أنه یُقبض فی وَجَعِه الذی تُوُفِّیَ فیه، فبکیتُ، ثم سارّنی فأخبرنی: أنی أول أهلِ بیته أتبَعُهُ، فضحکتُ۔ (۵۷)

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

(۵۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۱
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، رقم: ۳۴۲۷
۳۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰
۴۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰
۵۔ نسائی، فضائل الصحابۃ: ۷۷، رقم: ۲۹۶
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۷۷
۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ، ۲: ۷۵۴، رقم: ۱۳۲۲
←

Marfat.com

اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر اُنہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اِس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اِسی مرض میں وِصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

۵۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: بينما أنا مع رسول الله ﷺ فی بيت يلاعبنی و ألاعبه إذ دخلت علينا فاطمة، فأخذ رسول الله ﷺ بيدها فأقعدها خلفه و ناجاها بشیء لا أدری ما هو، فنظرت إلی فاطمة تبکی، ثم أقبل إلیّ رسول الله ﷺ فحدثنی و لاعبنی، ثم أقبل عليها فلاعبها و ناجاها بشیء، فنظرتُ إلی فاطمة و إذا هی تضحک، فقام رسول الله ﷺ فخرج، فقلت لفاطمة: ما الذی ناجاک به رسول الله ﷺ؟ قالت: ليس کلاماً أسرّ إلی رسول الله ﷺ أخبرک به،

.... ۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۴، رقم: ۶۹۵۴

۹۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

۱۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۶

۱۱۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۰، رقم: ۱۸۵

۱۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۳

۱۳۔ اصبہانی، دلائل النبوہ: ۹۸

۱۴۔ ذہبی نے ’معجم المحدثین (ص: ۱۳، ۱۴)‘ میں اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق علیہ حدیث قرار دیا ہے۔

Marfat.com

قلت: أذكرك الله و الرحم، قالت: أخبرني: أنه مقبوض قد حضر أجله، فبكيتُ لفراق رسول الله ﷺ، ثم أقبل إليّ فناجاني: أني أوّل من لحق به من أهل بيته، فضحكت للقاء رسول الله ﷺ۔ (۵۸)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آ پہنچا ہے۔ پس میں آپ ﷺ کی جدائی پر رو پڑی، آپ ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی۔ تو میں آپ ﷺ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔''

(۵۸) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۵

Marfat.com

فصل : ۲۱

فاطمۃ سلام اللہ علیہا شجنۃ من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ سلام اللہ علیہا ...... شجرِ رِسالت کی شاخِ ثمر بار

۵۹۔ عن المسور قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فاطمۃ شجنۃ منی یبسطنی ما بسطھا و یقبضنی ما قبضھا۔ (۵۹)

''حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری شاخِ ثمرِبار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔''

۶۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعہ: أنا شجرۃٌ، و فاطمۃُ حَمْلُھا، و علیٌّ لِقاحُھا، و الحسن و الحسین ثَمرتھا، و المُحِبُّونَ أھل البیت

(۵۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۴
۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۴
۷۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اُم بکر بنت مسور پر جرح کی گئی نہ کسی نے اُسے ثقہ قرار دیا، جبکہ اس کے بقیہ رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔
۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

Marfat.com

ورقُهَا، من الجَنَّة حقاً حقاً۔(٦٠)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے، علی اُس کا شگوفہ اور حسن و حسین اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔''

(٦٠) ١۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ١:٥٢، رقم:١٣٥

٢۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ٩٩

Marfat.com

فصل : ٢٢

شهادة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعفة فاطمة سلام اللہ علیہا و عرضها

﴿عصمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ ...... خود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

٦١۔ عن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن فاطمة أحصنت فرجها، فحرّم اللہ ذریتها علی النار۔ (٦١)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے۔''

٦٢۔ عن عبد اللہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن فاطمة حصنت فرجها و إن اللہ عزوجل أدخلها باحصان فرجها و ذریتها الجنة۔ (٦٢)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہّرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔''

---

(٦١) ١۔ بزار، المسند، ٥: ٢٢٣، رقم: ١٨٢٩

٢۔ حاکم، المستدرک، ٣: ١٦٥، رقم: ٤٧٢٦

٣۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ٤: ١٨٨

٤۔ ذہبی نے اسے 'میزان الاعتدال فی نقد الرجال (٥: ٢٦١)' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوع قرار دیا ہے۔

٥۔ مناوی، فیض القدیر، ٢: ٤٦٢

(٦٢) ١۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٤١، رقم: ٢٦٢٥

٢۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ٢٠٢

٣۔ مناوی، فیض القدیر، ٢: ٤٦٣

Marfat.com

فصل : ۲۳

أمر الله النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتزویج فاطمة سلام اللہ علیہا من علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا﴾

۶۳۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما، عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: إن الله أمرنی أن أزوج فاطمة من علیّ۔ (۶۳)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔''

---

(۶۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۲۰

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۴)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ حلبی، الکشف الحثیث، ۱: ۱۷۴

۵۔ ہندی، کنز العمال، رقم: ۳۲۸۹۱، ۳۲۹۲۹

۶۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۶۸۱، ۶۸۲، رقم: ۳۷۷۵۳

۷۔ ابن جوزی نے 'تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۶)' میں حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۸۔ حسینی نے 'البیان والتعریف (۱: ۱۷۴، رقم: ۴۵۵)' میں کہا ہے کہ اسے ابن عساکر اور خطیب بغدادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۲۱۵

۶۴۔ قال رسول اللہ ﷺ: یا أنس! أتدری ما جاءنی به جبریل من صاحب العرش؟ قال: إن اللہ أمرنی أن أزوج فاطمة من علیّ۔ (۶۴)

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحبِ عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔''

(۶۴) ۱۔ حسینی نے 'البیان والتعریف (۲: ۳۰۱، رقم: ۱۸۰۳)' میں کہا ہے کہ اسے قزوینی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۱

Marfat.com

فصل : ۲۴

حفل زفاف فاطمة سلام اللہ علیھا فی الملأ الأعلیٰ و مشارکة أربعین ألف ملک فیه

﴿سیدہ سلام اللہ علیھا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت﴾

۶۵۔ عن أنس رضی اللہ عنه عنه، قال: بینما رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المسجد، إذ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلیّ: ھذا جبریل یخبرنی أن الله عزوجل زوجک فاطمة، و أشھد علی تزویجک أربعین ألف ملک، و أوحی إلی شجرة طوبی أن انثری علیھم الدر والیاقوت، فنثرت علیھم الدر و الیاقوت، فابتدرت إلیه الحور العین یلتقطن من أطباق الدر و الیاقوت، فھم یتھادونه بینھم إلی یوم القیامة۔(۶۵)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلسِ نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دِلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور

(۶۵) ۱۔ محب طبری نے 'الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳: ۱۴۶)' میں کہا ہے کہ اسے ملاء نے 'السیرۃ' میں روایت کیا ہے۔
۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۲

یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (تقریبِ نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔''

۶۶۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أتانی ملکٌ، فقال: یا محمد! إن اللہ تعالٰی یقرأ علیک السلام، و یقول لک: إنی قد زوجتُ فاطمة ابنتک من علیّ بن أبی طالب فی الملأ الأعلی، فزَوِّجْها منه فی الأرض۔(۶۶)

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا: اے محمد! اللہ تعالٰی نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ''میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اَعلٰی میں علی بن اَبی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔''

(۶۶) محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۲

Marfat.com

فصل : ۲۵

دُعاء النبی ﷺ لفاطمة سلام اللہ علیھا و ذُرّیتھا

﴿سیدہ سلام اللہ علیھا اور آپ کی نسلِ مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دعائے برکت﴾

۶۷۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ، قال: دعا رسول اللہ ﷺ لفاطمة اللھم! إنی أعیذھا بک و ذرّیتھا من الشیطان الرجیم۔ (۶۷)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

۶۸۔ عن بریدة رضی اللہ عنہ، قال: فلما کان لیلة النباء، قال: یا علیّ! لا تحدث شیئا حتی تلقانی، فدعا النبی ﷺ بماء فتوضأ منه ثم أفرغه علی علیّ، فقال: اللّٰھم! بارک فیھما و بارک علیھما و بارک لھما فی شبلھما۔

---

(۶۷) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۹۴، ۳۹۵، رقم: ۶۹۴۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۹، رقم: ۱۰۲۱

۳۔ احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ (۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲)' میں یہ حدیث حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۹۔۵۵۱، رقم: ۲۲۲۵

۵۔ ابن جوزی نے 'تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۷)' میں مختصراً روایت کیا ہے۔

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۶۷

Marfat.com

و فی روایة عنه: و بارک لهما فی نسلهما۔ (۶۸)

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! اِن دونوں کے حق میں برکت اور اِن دونوں پر برکت نازل فرما اور اِن دونوں کے لئے اِن کی اَولاد میں برکت عطا فرما۔‘‘

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ’’اِن دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرما دے۔‘‘

---

(۶۸) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۶۷، رقم: ۱۰۰۸۸
۲۔ نسائی، عمل الیوم واللیلہ: ۲۵۳، رقم: ۲۵۸
۳۔ رویانی، المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۳۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۲۰، رقم: ۱۱۵۳
۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷
۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۱
۷۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۲۰۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اوران کے رجال عبدالکریم بن سلیط کے رجال ہیں، جنہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔
۸۔ عسقلانی نے ’الاصابہ فی تمییز الصحابہ (۸: ۵۶)‘ میں کہا ہے کہ اِسے دولابی نے سندِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۹۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۶۵، رقم: ۹۴
۱۰۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۴
۱۱۔ مزی نے ’تہذیب الکمال (۱۷: ۷۶)‘ میں یہ روایت ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اِسے نسائی نے ’الیوم واللیلۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

فصل : ۲٦

لم یُؤذن لعلیّ بزواجٍ ثانٍ فی حیاة فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کی اِجازت نہ تھی﴾

۶۹۔ أن المسور بن مخرمة حدثه، أنه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر، و هو یقول: إن بنی هشام بن المغیرة استأذنونی أن یُنکحوا ابنتهم، علیّ بن أبی طالب، فلا آذن لهم، ثم لا آذن لهم، ثم لا آذن لهم۔ و قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فإنما ابنتی بضعة منی، یَرِیبُنی ما رابها و یؤذینی ما آذاها۔(۶۹)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنائی کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے

(۶۹) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۲، رقم: ۲۴۴۹
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷
۳۔ ابو داؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱
۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۳، رقم: ۱۹۹۸
۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۷، رقم: 8518
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۲۸
۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۸
۸۔ ابو عوانہ، المسند، ۳: ۶۹، ۷۰، رقم: ۴۲۳۱
۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷

←

Marfat.com

رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔ اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی (فاطمہ) میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

۷۰۔ أن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة بضعة منی، و إنی أكره أن يسوءها، و الله لا تجتمع بنت رسول الله ﷺ و بنت عدو الله عند رجل واحد۔ (۷۰)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اسے ناراض کرے۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمنِ خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔''

.... ۱۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۱۱۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۴

۱۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷

۱۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۹، ۸۰

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۱۶۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

(۷۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۴، رقم: ۱۹۹۹

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۹، رقم: ۱۳۳۵

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۷، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

←

Marfat.com

فصل : ۲۷

ورّث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أوصافه لإبناء فاطمة الزهرا سلام اللہ علیہا

﴿اَولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم...... وارِثانِ اَوصافِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۷۱۔ عن فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنها أتت بالحسن و الحسين إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في شكواه الذي توفي فيه، فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذان ابناك فورثهما شيئا، فقال: أما الحسن فله هيبتي و سؤددي، و أما حسين فله جرأتي و جودي۔(۷۱)

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں حضور

.... ۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸، ۱۹، رقم: ۱۸، ۱۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۳، ۷، رقم: ۸۰۴

۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۱۰۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۴۷، ۴۸، رقم: ۵۶

(۷۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱

۲۔ طبرانی نے 'المعجم الاوسط (۶: ۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۶۲۴۵)' میں اس حدیث کو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۸

۴۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱

۵۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۸۵)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

←

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن کے لئے میری ہیبت (رُعب) اور سرداری ہے، جبکہ حسین کے لے میری جرأت اور سخاوت ہے۔"

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷۴

۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۰

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۷، رقم: ۳۴۲۷۲

Marfat.com

فصل : ۲۸

ذُریة فاطمة سلام اللہ علیہا ذُریة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿ اَولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم...... ذُرّیتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾

۷۲۔ عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنها، قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کل بنی أمٍّ یَنْتَمُوْن إلی عصبة إلا ولد فاطمة، فأنا وَلِیُّهُم، و أنا عصبتهم۔ (۷۲)

''حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اَولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اَولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔''

(۷۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۲

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱

۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۲۶۴، رقم: ۴۷۸۷

۵۔ خطیب بغدادی کی 'تاریخ بغداد (۱۱: ۲۸۵)' میں بیان کردہ روایت میں وَلِیُّهُم کی بجائے أبُوهُم (اُن کا باپ) کے الفاظ ہیں۔

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴

۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲، ۱۷۳

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۸۳

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۶، رقم: ۳۴۲۶۶

۱۰۔ سخاوی، اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف: ۱۲۹

۱۱۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹

۱۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۷

۱۳۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

Marfat.com

۷۳۔ عن عمر رضی الله عنه، قال: سمعتُ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: کل بنی أُنثی فإن عصبتهم لأبیهم ما خلا ولد فاطمة، فإنی أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔ (۷۳)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اَولادِ فاطمہ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔''

۷۴۔ عن جابر رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: لکل بنی أم عصبة ینتمون إلیهم إلا ابنی فاطمة، فأنا ولیهما و عصبتهما۔ (۷۴)

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اَولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔''

(۷۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۶: ۳۰۱
۵۔ سخاوی نے 'اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف (ص: ۱۲۷)' میں طبرانی کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔
۶۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۴۴، رقم: ۱۳۱۴
۷۔ شوکانی، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار، ۶: ۱۳۹
۸۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۷

(۷۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰
۲۔ سخاوی، اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف: ۱۳۰

Marfat.com

فصل : ۲۹

ینقطع کل نسب و سبب یوم القیامة إلا نسب فاطمة سلام اللہ علیہا و سببها

﴿روزِ محشر نسبِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا﴾

۷۵۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: إنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: کل نسب و سبب ینقطع یوم القیامة إلا ما کان من سببی و نسبی۔ (۷۵)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے

---

(۷۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۳، رقم: ۴۶۸۴

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۵، ۶۲۶، رقم: ۱۰۶۹، ۱۰۷۰

۳۔ احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۸، رقم: ۱۳۳۳)' میں یہ حدیث مسور بن مخرمہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۔ بزار، المسند، ۱: ۳۹۷، رقم: ۲۷۴

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، ۴۵، رقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۷۶، رقم: ۵۶۰۶

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۸۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۲۵۵، رقم: ۴۷۵۵

۹۔ مقدسی، الأحادیث المختارہ، ۱: ۱۹۸، رقم: ۱۰۲

۱۰۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الأوسط' اور 'الکبیر' میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۶۳، ۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۴ ←

Marfat.com

دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔‘‘

۷۶۔ عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کل نسب و صهر منقطع یوم القیامة إلا نسبی و صهری۔(۷۶)

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، ۶۴، ۱۱۴

۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۴۶۳

۱۴۔ دولابی، الذریة الطاہرہ: ۱۱۵، ۱۱۶

۱۵۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۴

۱۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۱۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۶

۱۸۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹

۱۹۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۰۵، رقم: ۱۳۱۶

(۷۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۵۷، رقم: ۴۱۳۲

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۱۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱)‘ میں اِس مفہوم کی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

۳۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۲۰: ۲۷، رقم: ۳۳)‘ میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۴۔ خلال نے ’السنہ (۲: ۴۳۳، ۶۵۵)‘ میں مسور بن مخرمہ سے مروی حدیث کی اِسناد کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد (۱۰: ۲۷۱)‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۷

۷۔ عسقلانی، تلخیص الحبیر، ۳: ۱۴۳، رقم: ۱۴۷۷

Marfat.com

نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔''

۷۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: کل سبب و نسب منقطع یوم القیامة إلا سببی و نسبی۔(۷۷)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔''

(۷۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۱

۴۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف: ۱۳۳

فصل : ۳۰

إنّها أول أهلِ النبی ﷺ لحوقاً به بعد وفاته

﴿وِصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپ ﷺ سے ملیں﴾

۷۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: دعا النبیُّ ﷺ فاطمة ابنتَهُ فی شَکْواهُ التی قُبِضَ فیها، فسارّها بشیء فبکت، ثم دعاها فسارّها فضحکتْ، قالت: فسألتُها عن ذٰلک، فقالت: سارّنی النبیُّ ﷺ فأخبرنی أنه یُقبَضُ فی وجَعِه الذی تُوُفِّیَ فیه، فبکیتُ، ثم سارّنی فأخبرنی أنّی أوّلُ أهلِ بیته أتبعُه، فضحکْتُ۔ (۷۸)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

---

(۷۸) ا۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، ۱۳۶۱، رقم: ۳۴۲۷، ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۵، رقم: ۸۳۶۶

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۲

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۴۰، ۲۸۲

۷۔ احمد بن حنبل، نے 'المسند (۶: ۲۸۳)' میں یہی حدیث جعفر بن عمرو بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۴، رقم: ۱۳۲۲

۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۴، رقم: ۶۹۵۴

۱۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۰

۱۱۔ ابو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

←

Marfat.com

نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مرضِ وِصال میں بلایا، پھر سرگوشی کے انداز میں اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اِس بارے میں اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اِسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔''

۷۹۔ عن عائشة رضی اللہ عنها، عن فاطمة رضی اللہ عنها: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لها: أنتِ أوّلُ أهلی لُحوقا بی، فضحکت لذالک۔ (۷۹)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: میرے اہل بیت میں سے (میرے وصال کے بعد) تم سب سے پہلے مجھے ملوگی، تو میں اِس خوشی پر ہنس پڑی۔''

۸۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفاطمة رضی اللہ عنها: أنت أوّل أهلی لحوقا بی۔ (۸۰)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

.... ۱۲۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳:۱۸۲

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۲۱، رقم: ۱۰۳۷

۱۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲:۲۴۷

۱۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲:۱۳۱

(۷۹) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۲۶۹، رقم: ۳۵۹۸۰

۲۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵:۳۵۷، ۳۵۸، رقم: ۲۹۴۴۔۲۹۴۵

(۸۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۶۴، رقم: ۱۳۴۵ ←

Marfat.com

نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔‘‘

۸۱۔ عن ابن عباس ﷺ، قال: لما نزلت ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ﴾ دعا رسول الله ﷺ فاطمة، فقال: قد نعيت إلى نفسي، فبكت، فقال: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي، فضحكت فرآها بعض أزواج النبي ﷺ، فقلن: يا فاطمة! رأيناك بكيت، ثم ضحكت، قالت: إنه أخبرني أنه قد نعيت إليه نفسه فبكيت، فقال لي: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت۔ (۸۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت ...... جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے ...... نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے۔ وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی؛ تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی دیکھا۔ اُنہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے تجھے پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ وہ بولیں: حضور ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اِس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تو میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی ہے، تو میں ہنس پڑی۔‘‘

.... ۲۔ احمد بن حنبل نے ’العلل و معرفۃ الرجال (۲:۲۰۸، رقم:۲۸۲۸)‘ میں جعفر بن عمر بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیا، ۲:۴۰

(۸۱) ۱۔ دارمی، السنن، ۱:۵۱، رقم:۷۹

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۵۶۱

Marfat.com

فصل : ۳۱

إنها علمت بوفاتها

﴾سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وِصال سے باخبر ہونا﴿

۸۲۔ عن أم سلمی رضی اللہ عنہا قالت: اشتکت فاطمة شکواها التی قبضت فیه، فکنت أمرضها فاصبحت یوما کامثل ما رأیتها فی شکواها تلک، قالت: و خرج علی لبعض حاجته، فقالت: یا أمه! اسکبی لی غسلا، فسکبت لها غسلا فاغتسلت کاحسن ما رأیتها تغتسل، ثم قالت: یا أمه! اعطینی ثیابی الجدد، فاعطیتها فلبستها، ثم قالت: یا أمه! قدمی لی فراشی وسط البیت، ففعلت و اضطجعت و استقبلت القبلة و جعلت یدها تحت خدها، ثم قالت: یا أمه! انی مقبوضة الآن و قد تطهرت، فلا یکشفنی أحد فقبضت مکانها، قالت: فجاء علیّ فاخبرته۔ (۸۲)

''حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی

(۸۲)۱۔ احمد بن حنبل، ۶: ۴۶۱، ۴۶۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۹، ۷۲۵، رقم: ۱۰۷۴، ۱۲۴۳
۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۱۳
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۱
۵۔ زیلعی، نصب الرایہ، ۲: ۲۵۰
۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۱۰۳
۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۱

Marfat.com

مرضِ موت میں مبتلا ہوئیں تو میں اُن کی تیمار داری کرتی تھی۔ مرض کے اِس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح اُن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ نے کہا: اماں! میرے غسل کرنے کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ مبارک رُخسار مبارک کے نیچے کر لیا۔ پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہوگی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اُسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔

''اُمّ سلمٰی کہتی ہیں: پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے اُنہیں سیدہ کے وِصال کی اِطلاع دی۔''

Marfat.com

فصل: ۳۲

غَضّ أهل الجمع أبصارها عند مرور فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا یوم القیامة إکراماً لها

﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اہلِ محشر نگاہیں جھکا لیں گے﴾

۸۳۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ، قال: سمعتُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: إذا کان یوم القیامة نادی مناد من وراء الحجاب: یا أهل الجمع! غضوا أبصارکم عن فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی تمر۔ (۸۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔''

۸۴۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ، قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إذا کان یوم القیامة، قیل: یا أهل الجمع! غضوا أبصارکم لتمر فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتمر و علیها ریطتان خضراوان۔

(۸۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۸

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۹۴

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

۴۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱: ۱۰۱، رقم: ۲۶۳

Marfat.com

قال أبو مسلم: قال لی قلابة و کان معنا عبد الحمید أنه قال: حمراوان۔ (۸۴)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو کہا جائے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمۃ الزہراء گزر جائیں۔ پس وہ دو سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

''ابو مسلم نے کہا: مجھے قلابہ نے کہا، اور ہمارے ساتھ عبد الحمید بھی تھا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: (سیدہ سلام اللہ علیہا) دو سرخ چادروں (میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی)۔''

۸۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ینادی مناد یوم القیامة: غضوا أبصارکم حتی تمر فاطمة بنت محمد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (۸۵)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت

(۸۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۵، رقم: ۴۷۵۷
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۴
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۰
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۰، رقم: ۹۹۹
۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۵، رقم: ۲۳۸۶
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۲
(۸۵) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۱۴۲
۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۹۴

محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔‘‘

۸۶۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ...... مرفوعا ...... إذا کان یوم القیامۃ نادی مناد من بُطنان العرش: یا أھل الجمع! نکسوا رؤسکم و غضوا أبصارکم حتی تجوز فاطمۃ إلی الجنۃ۔(۸۶)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف گزر جائیں۔‘‘

---

(۸۶) ۱۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱:۱۰۱، رقم: ۲۶۳

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۰۶، رقم: ۳۴۲۱۱

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۲:۱۰۶، رقم: ۳۴۲۱۰)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابوبکر نے ’الغیلانیات‘ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد (۸:۱۴۱)‘ میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۔ ہیثمی نے ’الصواعق المحرقۃ (۲:۵۵۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابوبکر نے ’الغیلانیات‘ میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

فصل : ۳۳

منظر مرور فاطمة سلام اللہ علیہا علی الصراط مع سبعین ألف جاریة من الحور العین

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر﴾

۸۷۔ عن أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ عنہ: إذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنان العرش: یا أھل الجمع! نکّسوا رؤسکم و غُضُّو أبصارکم حتی تَمُرَّ فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الصراط، فتَمُرُّ و معھا سبعون ألف جاریة من الحور العین کالبرق اللامع۔(۸۷)

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔

(۸۷) ا۔ محب طبری نے 'ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ (ص:۹۴)' میں کہا ہے کہ اسے حافظ ابو سعید نقاش نے 'فوائد العراقیین' میں روایت کیا ہے۔
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۳۴۲۰۹، ۳۴۲۱۰
۳۔ ابن جوزی نے 'تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۹)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔
۴۔ ہیتمی نے 'الصواعق المحرقۃ (۲: ۵۵۷)' میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے 'الغیلانیات' میں روایت کیا ہے۔
۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۱: ۴۲۰، ۴۲۹

Marfat.com

پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورِ عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔''

۸۸۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: تُحشر ابنتی فاطمة یوم القیامة و علیها حُلة الکرامة قد عجنت بماء العیون، فتنظر إلیها الخلائق، فیتعجَّبون منها، ثم تُکسی حُلة من حُلل الجنة [تشتمل] علی ألف حلة مکتوب [علیها] بخط أخضر: أدخِلوا بنة محمد ﷺ الجنة علی أحسن صورة و أکمل هیبة و أتم کرامة و أوفر حظ۔ فتُزَفُّ إلی الجنة کالعروس حولها سبعون ألف جاریةَ۔

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہو گا، جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہو گا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہو گا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دُلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔''

(۸۸) محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۹۵

فصل : ۳۴

تُحمل فاطمة سلام الله علیہا علی ناقة النبی ﷺ یوم القیامة

روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی

۸۹۔ عن علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: إذا کان یوم القیامة حُملت علی البُراق و حُملت فاطمة علی ناقة العضباء۔ (۸۹)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔''

۹۰۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: تبعث الأنبیاء یوم القیامة علی الدواب لیوافوا بالمؤمنین من قومهم المحشر، و یبعث صالح علی ناقته، و أبعث علی البراق خطوها عند أقصی طرفها، و تبعث فاطمة أمامی۔ (۹۰)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح (علیہ السلام) اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا

(۸۹) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۳

(۹۰) حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۷)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ ہو گی۔"

۹۱۔ عن بُريدة رضي الله عنه، قال مُعاذ بن جبل رضي الله عنه: يا رسول الله صلى الله عليك و سلم! و أنت على العضباء؟ [قال: أنا] على البُراق يخصني الله به من بين الأنبياء، و فاطمة ابنتي على العضباء۔ (۹۱)

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! کیا آپ روزِ قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہو گا، (مگر) میری بیٹی فاطمہ میری سواری عضباء پر ہو گی۔"

(۹۱) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۲، ۳۵۳

۲۔ ہندی نے 'کنز العمال (۱۱: ۴۹۹، رقم: ۳۲۳۴۰)' میں کہا ہے کہ اسے ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

فصل : ۳۵

فاطمۃ سلام اللہ علیہا علاقۃ لمیزان الآخرۃ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دَستہ ہیں﴾

۹۲۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أنا میزان العلم، و علیّ کفتاہ، و الحسن و الحسین خیوطہ، و فاطمۃ علاقتہ، و الأئمۃ من بعدی عمودہ یوزن بہ أعمال المحبّین لنا و المبغضین لنا۔ (۹۲)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اُس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے، اور میرے بعد ائمہ اَطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اَعمال تولے جائیں گے۔''

(۹۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس، بمأثور الخطاب، ۱: ۴۴، رقم: ۱۰۷

۲۔ عجلونی نے 'کشف الخفاء و مزیل الالباس (۱: ۲۳۶)' میں کہا ہے کہ دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

Marfat.com

فصل : ٣٦

أول من يدخل الجنة مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمة سلام اللہ علیہا و زوجها و ابناها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا﴾

۹۳۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ، قال: أخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أن أول من یدخُلُ الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسین۔ قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائکم۔ (۹۳)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، مَیں، فاطمہ، حسن اور حسین ہونگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔‘‘

۹۴۔ عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أول شخص یدخل

---

(۹۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ ہیتمی نے ’الصواعق المحرقة (۲: ۴۴۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۲۱۴

الجنة فاطمة۔ (۹۴)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی فاطمہ ہوگی۔''

۹۵۔ عن أبی یزید المدنیّ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أول شخص یدخل الجنة: فاطمة بنت محمد، و مثلها فی هذه الأمة مثل مریم فی بنی اسرائیل۔ (۹۵)

''حضرت ابو یزید مدنی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ ہوگی، اور (میری) اِس اُمت میں وہ ایسی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم۔''

---

(۹۴) ۱۔ ذہبی نے 'میزان الاعتدال فی نقد الرجال (۴: ۳۵۱)' میں کہا ہے کہ اسے ابو صالح مؤذن نے 'مناقب فاطمہ' میں روایت کیا ہے۔

۲۔ عسقلانی نے بھی 'لسان المیزان (۴: ۱۶)' میں ایسا کہا ہے۔

(۹۵) ۱۔ قزوینی، التدوین فی اَخبار قزوین، ۱: ۴۵۷

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۰، رقم: ۳۴۲۳۴

فصل : ۳۷

مسکنها یوم القیامة فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمٰن

﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا﴾

۹۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن فاطمة و علیا و الحسن والحسین فی حظیرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمن۔(۹۶)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین (جنت) الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے، جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔''

۹۷۔ عن أبی موسی الأشعری، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أنا و علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین یوم القیامة فی قبة تحت العرش۔(۹۷)

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین عرش کے نیچے گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔''

---

(۹۶) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۶۱

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۷

(۹۷) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴

۲۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴: ۴۴۳

۳۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۲: ۹۴

فصل : ۳۸

إنّ فاطمة سلام اللہ علیہا و زوجها و ابناها و من أحبهم مجتمعون مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مکان واحد یوم القیامة

﴿پنجتن پاک اور اُن کے تمام محبّ قیامت کے دِن ایک ہی جگہ ہوں گے﴾

۹۸۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفاطمة: إنی و إیاک و هذین و هذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامة۔ (۹۸)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ، کیونکہ اُس وقت آپ سو کر اُٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔''

۹۹۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: أنا و علیّ و فاطمة و

(۹۸) ا۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳:۲۹، ۳۰، رقم:۷۷۹

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۹۲، رقم:۱۱۸۳

۴۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹:۱۶۹، ۱۷۰) میں کہا ہے احمد بن حنبل کی روایت کردہ حدیث کی سند میں قیس بن ربیع کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ بقیہ تمام رِجال ثقہ ہیں۔

۵۔ شیبانی، السنہ، ۲:۵۹۸، رقم:۱۳۲۲

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، ۷: ۲۲۰

Marfat.com

حسن و حسین مجتمعون و من أحبنا، یوم القیامة نأکل و نشرب حتی یفرق بین العباد۔(۹۹)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہمارے محبین سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اِکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔''

(۹۹) ا۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۴)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۳

فصل : ۳۹

قالت أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا ......

”فاطمة سلام اللہ علیہا أفضل الناس بعد أبيها“

فرمانِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا...... بعد از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَفضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں

۱۰۰۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: ما رأيت أفضل من فاطمة رضی اللہ عنہا غير أبيها۔ (۱۰۰)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔“

۱۰۱۔ عن عمرو بن دينار، قال: قالت عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ما رأيت أحدا قط أصدق من فاطمة غير أبيها۔ (۱۰۱)

”عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔“

---

(۱۰۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۷، رقم: ۲۷۲۱
۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔
۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابة والصحابہ رضی اللہ عنہم: ۲۷۷، رقم: ۲۴

(۱۰۱) ابونعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۱، ۴۲

Marfat.com

فصل : ۴۰

قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ......

''فاطمة سلام اللہ علیہا أحب الناس بعد أبيها''

﴿فرمانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ...... بعد از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾

۱۰۲۔ عن عمر رضی اللہ عنہ أنه دخل على فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال: يا فاطمة! و الله! ما رأيت أحدا أحب إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکِ، و الله! ما كان أحد من الناس بعد أبيکِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أحب إلیّ منکِ۔ (۱۰۲)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔''

(۱۰۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۶
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۳۲، رقم: ۳۷۰۴۵
۳۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۲
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۶۴، رقم: ۵۳۲
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۴۰۱

Marfat.com

مآخذ و مراجع

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی (۱۲۱۷۔۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲۔۱۸۵۴ء)۔ **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی**، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۔ ابن بشکوال، ابو قاسم خلف بن عبد الملک (۴۹۵ھ/ ۵۷۸ء)۔ **غوامض الاسماء المبہمۃ الواقعہ فی متون الأحادیث المسندہ**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ۔

۶۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفۃ الصفوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۷۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **تذکرۃ الخواص**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ اہل البیت، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۹۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ ابن حیان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الأنصاری (۲۷۴ھ/۳۶۹ھ)۔ **طبقات**

Marfat.com

المحدثین بأصبھان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۱۔ **ابن راھویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۲۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۳۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۴۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر** (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۵۔ **ابن قانع**، ابوالحسین عبدالباقی بن قانع (۲۶۵ھ/۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابۃ**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۱۶۔ **ابن قدامہ**، ابومحمد عبداللہ بن احمد مقدسی (م ۶۲۰ھ)۔ **المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل الشیبانی**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۷۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ و النہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۹۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۲۰۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۱۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/۸۴۵۔

Marfat.com

۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۲۲۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۳۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۲۴۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۵۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۶۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **العلل و معرفۃ الرجال**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء

۲۷۔ **اندلسی**، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ) **تحفۃ المحتاج إلی ادلۃ المحتاج**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۲۸۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۹۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۰۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الصحیح**، بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۱۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الکنیٰ**، بیروت، لبنان: دار الفکر

۳۲۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

Marfat.com

۳۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۳۴۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۳۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**، بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۳۷۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۸۔ **جرجانی**، ابو القاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ/۳۴۵ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۳۹۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۰۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۴۱۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱)۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۴۲۔ **حلبی**، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی ابو الوفا الطرابلسی (۷۵۳ھ/۸۴۱ء)۔ **الکشف الحثیث**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب + مکتبۃ النہضۃ العربیہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۴۳۔ **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۴۴۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔

۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۵۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضح أوہام الجمع و التفریق**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

۴۶۔ **خلال**، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، (۳۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنہ**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ۔

۴۷۔ **دار قطنی**، ابوالحسن علی بن عمر (۳۰۶ھ/۳۸۵ھ)۔ **سؤالات حمزۃ**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۸۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۴۹۔ **دولابی**، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ **الذریۃ الطاہرۃ النبویہ**۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷

۵۰۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۱۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۲۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **معجم المحدثین**۔ طائف، سعودی عرب: مکتبۃ الصدیق، ۱۴۰۸ھ۔

۵۳۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۴۔ **رویانی**، ابوبکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۵۵۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی

(۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۵۶۔ زیلعی، ابو محمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الهدایہ**۔ مصر: دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۵۷۔ زید بغدادی، ابو اسماعیل، حماد بن اسحاق بن اسماعیل (م۔ ۲۶۷ھ)۔ **ترکۃ النبی ﷺ والسبل التی وجهها فیها**۔ ۱۴۰۴ھ۔

۵۸۔ سخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (۸۳۱ھ/ ۹۰۲ء)۔ **اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول ﷺ و ذَوِی الشرف**۔ بیروت، لبنان: دار المدینہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۵۹۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۶۰۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۶۱۔ شبلنجی، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن (و۱۲۵۲ھ/ ۱۸۳۶ء)۔ **نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۶۲۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ مصر: مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۶۳۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۶۴۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ**۔ دمشق: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۶۵۔ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۶۔ شیبانی، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۶۷۔ صنعانی، محمد بن اسماعیل (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۶۸۔ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابوالحسین (۳۰۵۔۴۰۲)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۶۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷۰۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۱۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۷۲۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۳۔ طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۷۴۔ طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۷۵۔ طیالسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷۶۔ عبد بن حمید، ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۷۷۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

Marfat.com

۷۸۔ عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفاء ومزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۹۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمیز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۸۰۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری**۔ بیروت۔لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۸۱۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء

۸۲۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

۸۳۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ /۱۹۸۶ء

۸۴۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۵۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لاحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۶۔ قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۷۔ قیسرانی، محمد بن طاہر بن القیسرانی (۴۴۸ھ/۵۰۷ھ)۔ **تذکرۃ الحفاظ**۔ الریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۸۸۔ محاملی، ابو عبد اللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (۲۳۵۔

۳۳۰ھ/۸۴۹_۹۴۱ء)۔ الامالی۔ عمان + اُردن + الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۸۹۔ محب طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵_۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸_۱۲۹۵ء)۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۹۰۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴_۷۴۲ھ/۱۲۵۶_۱۳۴۱ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۹۱۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶_ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱_۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۲۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۳۔ مقری، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵ھ/۳۸۱ھ)۔ الرخصہ فی تقبیل الید۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ/ ۱۴۰۸ھ۔

۹۴۔ مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲_۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵_۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۵۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱_۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵_۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۹۶۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵_۳۰۳ھ/ ۸۳۰_۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۹۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵_۳۰۳ھ/ ۸۳۰_۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۹۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵_۳۰۳ھ/ ۸۳۰_۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

Marfat.com

۹۹۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم و اللیلہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۰۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تہذیب الاسماء و اللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۱۔ ہیتمی، ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر (م ۹۷۳ھ)۔ **الصوائق المحرقۃ علی أھل الرفض والضلال والزندقۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۷ء۔

۱۰۲۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۳۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۴۔ ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

Marfat.com

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (اُردو ترجمہ قرآنِ حکیم)
02. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
04. حکمتِ اِستعاذہ
05. تسمیۃُ القرآن
06. معارفُ الکوثر
07. فلسفۂ تسمیہ
08. معارفِ اِسمِ اللہ
09. مَناھِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
10. لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
11. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
12. اَسمائے سورۂ فاتحہ
13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
14. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
15. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
16. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
17. شانِ اوّلیت اور سورۂ فاتحہ
18. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
19. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
20. فطرت کا قرآنی تصور
21. تربیت کا قرآنی منہاج
22. لا اِکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت
24. معارفِ آیۃ الکرسی
25. العِرفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرآنِ
26. اَلتِّبیَان فِي فَضلِ بَعْضِ سُوَرِ الْقُرآن
27. التصوّر الإسلامی لطبیعةِ البشریة
28. نھجُ التربیةِ الإجتماعیةِ فی القرآن الکریم
29. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)
30. Qur'anic Concept of Human Guidance
31. Islamic Concept of Human Nature

B. الحدیث

32. اَلْخُطْبَةُ السَّدِیْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِیْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِیْدَة
33. العَبْدِیَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِیَّة ﴿بارگاہِ اِلٰہی سے تعلقِ بندگی﴾
34. البَیَان فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﴿رحمتِ اِلٰہی پر اِیمان اَفروز احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ﴾
35. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾
36. هِدَایَةُ الْأُمَّة عَلَى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأول): اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن وحدیث سے ضابطۂ رُشد و ہدایت
37. جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخِرُ الأُمَّة

Marfat.com

﴿کِتَابُ الْمَنَاقِب﴾ (اَنبیاء کرام، اہلِ بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق و تخریج)

38. الأربعین فی فضائلِ النبی الأمین ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب﴾

39. اَلْمَكَانَةُ الْعَلِيَّةُ فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائصِ نبوی کا بیان﴾

40. اَلْمِيْزَاتُ النَّبَوِيَّةُ ﷺ فِي الْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائصِ دُنیوی کا بیان﴾

41. اَلْعَظَمَةُ النَّبَوِيَّةُ ﷺ فِي الْخَصَائِصِ الْبَرْزَخِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائصِ برزخی کا بیان﴾

42. اَلْفُتُوْحَاتُ النَّبَوِيَّةُ ﷺ فِي الْخَصَائِصِ الْأُخْرَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائصِ اُخروی کا بیان﴾

43. اَلْجَوَاهِرُ النَّقِيَّةُ فِي الشَّمَائِلِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے شمائل مبارکہ﴾

44. اَلْمَطَالِبُ السَّنِيَّةُ فِي الْعَادَاتِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی عادات و سُنن مبارکہ﴾

45. اَلْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ ﴿جمیع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت﴾

46. بُشریٰ للمؤمنین فی شفاعةِ سید المرسلین ﷺ (شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب اَحادیثِ مبارکہ)

47. البدر التمام فی الصلوٰة علیٰ صاحبِ الدُّنُوّ والمقام ﷺ (درود شریف کے فضائل و برکات)

48. كَشْفُ الْأَسْرَار فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَار ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)

49. عُمْدَةُ الْبَيَان فِي عَظَمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَان ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اِختیارات)

50. النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلٰى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاء ﷺ (حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت)

51. رَاحَةُ الْقُلُوْب فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْبِ ﷺ (مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)

52. اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفٰى ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تبرک)

53. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل ﴿اَنبیاء و رُسل کے فضائل و مناقب﴾

54. العِقد الثمین في مناقب أمهات المؤمنین ﴿اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب﴾

55. الدرة البيضاء فی مناقب فاطمة الزہراء سلام اللہ علیہا (سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب)

56. مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیہما السلام (حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)

57. السیف الجلی علی منکر ولایۃ علی علیہ السلام (إعلانِ غدیر)

58. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام (إمام مہدی علیہ السلام)

59. اَلنَّجَابَةُ فِيْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ (صحابہ کرام و اہلِ بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

60. الإجابة في مناقب القرابة ﴿اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾

61. الإنابة في مناقب الصّحابة ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

62. القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ (سیدنا صدیق اَکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

63. الْقَوْلُ الصَّوَاب فِي مَنَاقِب عُمَرَ بن الخَطَّاب رضی اللہ عنہ (سیدنا فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

64. رَوْضُ الجِنَان فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رضی اللہ عنہ (سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

65. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِب رضی اللہ عنہ (سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب)

66. روضة السّالكين في مناقب الأولياء والصّالحين ﴿اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾

67. الكنز الثمین فی فضیلة الذكر والذاكرين (ذکرِ الٰہی اور ذاکرین کے فضائل)

68. البَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات ...... اَحادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں﴾

69. اَلْمَنَاهِلُ الصَّفِيَّة فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿اُمتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت﴾

70. تَكْمِيلُ الصَّحِيفَة بِأَسَانِيْدِ الْحَدِيثِ فِي الإمام أبي حَنِيفَة رضی اللہ عنہ

71. الأنوارُ النَّبَوِيَّة فِي الأسانيدِ الْحَنَفِيَّة (مَعَ أُحادِياتِ الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ)

72. النَّجاة فِي إقَامَةِ الصَّلَاة ﴿فضائلِ نماز پر منتخب آیات و احادیث اور آثار و اَقوال﴾

73. الصَّلَاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقۂ نماز﴾

74. التَّصْرِيْحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْح ﴿بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت﴾

75. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے اور ذکر بالجہر کرنے پر مجموعہ آیات و اَحادیث﴾

76. الإنْعَام فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَام ﴿روزہ اور قیام اللیل کی فضیلت پر منتخب آیات و

احادیث﴾

77. الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ ﴿گستاخانِ رسول ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

78. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوقِ وَالآدَابِ ﴿اِنسانی حقوق و آداب ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

79. اَلنَّجَاح فِي أَعْمَالِ الْبِرِّ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلاح

80. مِنْهَاجُ السَّلَامَة فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَة (اِقامتِ دین اور اَمن و سلامتی کی راہ)

81. تُحْفَةُ النُّقَبَاء فِي فَضِيلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء (فروغِ علم و شعور کی اَہمیت و فضیلت)

82. أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة (عقیدۂ شفاعت: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

83. اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ﷺ (عربی)

84. اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ﷺ (مع اُردو ترجمہ: امام حسن بصریؒ کی سیدنا علی ﷺ سے ملاقات اور سماع)

85. سلسلہ مرویاتِ صوفیاء (۱): اَلْمَرْوِيَّاتُ السُّلَمِيَّةُ مِنَ الأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿امام ابو عبد الرحمان محمد السلمیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

86. سلسلہ مرویاتِ صوفیاء (۲): اَلْمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ مِنَ الأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

87. سلسلہ مرویاتِ صوفیاء (۳): اَلْمَرْوِيَّاتُ السُّهْرَوَرْدِيَّةُ مِنَ الأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿شیخ شہاب الدین السہروردیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

88. سلسلہ مرویاتِ صوفیاء (٤): مَرْوِيَّاتُ الشَّيْخِ الأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ الأَطْهَرِ ﷺ ﴿شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

89. اَلْمُنْتَقَى لأَسَانِيدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

90. کتبِ حدیث میں مرویاتِ اِمام اَعظم ﷺ

91. The Ghadir Declaration

92. The Awaited Imam

93. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)

94. Precious Treasure of the Virtues of Dhikr & Dhakireen

C. ایمانیات

95. ارکانِ ایمان

96. ایمان اور اِسلام

97. شہادتِ توحید

98. حقیقتِ توحید و رسالت

99. ایمان بالرسالت

100. ایمان بالکتب

101. ایمان بالقدر

Marfat.com

102. ایمان بالآخرت

103. مومن کون ہے؟

104. منافقت اور اُس کی علامات

105. مومن جي سنجاڻپ

106. Islam and Freedom of Human Will

D. اِعتقادیات

107. کتابُ التّوحید (جلد اوّل)

108. کتابُ التّوحید (جلد دُوم)

109. کتاب البدعة ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾

110. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت

111. لفظ بدعت کا اِطلاق (اَحادیث و آثار کی روشنی میں)

112. اَقسامِ بدعت (اَحادیث و اَقوالِ ائمہ کی روشنی میں)

113. البِدْعَةُ عِنْدَ الْأئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِيْن (بدعت ائمہ ومحدثین کی نظر میں)

114. حیاۃُ النبی ﷺ

115. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت

116. تصورِ اِستعانت

117. کتاب التوسل (وسیلے کا صحیح تصور)

118. کتاب الشفاعة

119. عقیدۂ علمِ غیب

120. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ

121. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت

122. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ

123. سُنّیت کیا ہے؟

124. منہاجُ العقائد

125. التَّوَسُّل عِنْدَ الأئِمَّة وَالْمُحَدِّثِين (توسل: ائمہ ومحدثین کی نظر میں)

126. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان (سورۂ اخلاص کی روشنی میں)

127. مبادیاتِ عقیدۂ توحید

128. عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصوّر

129. عقیدۂ توحید اور اِشتراکِ صفات

130. عقائد میں اِحتیاط کے تقاضے

131. تبرک کی شرعی حیثیت

132. زیارتِ قبور

133. وسائطِ شرعیہ

134. تعظیم اور عبادت

135. توحيد جي عقيدي جا ست رُڪن (سورت اخلاص جي روشني ۾)

136. Beseeching for Help (*Istighathah*)

137. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)

138. Real Islamic Faith and the Prophet's Status

E. سیرت وفضائلِ نبوی ﷺ

139. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ اوّل)

140. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ دُوم)

141. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دُوم)

142. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوم)

143. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارم)

144. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)

145. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ششم)
146. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
147. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
148. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد نہم)
149. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دہم)
150. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
151. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اَہمیت
152. سیرۃُ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت
153. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ
154. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
155. نورِ محمدی: خِلقت سے وِلادت تک (میلاد نامہ)
156. میلاد النبی ﷺ
157. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
158. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمۃ والمحدثین (میلاد النبی ﷺ: اَئمہ ومحدّثین کی نظر میں)
159. کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
160. معمولاتِ میلاد
161. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
162. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
163. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
164. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
165. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
166. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ
167. معارفِ اِسمِ محمد ﷺ
168. معارفُ الشفاء بتعریفِ حقوق المصطفی ﷺ
169. تحفۃ السرور فی تفسیر آیۃ نور
170. نور الأبصار بذکر النبی المختار ﷺ
171. تذکارِ رِسالت
172. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
173. صلوۃ و سلام سنتِ اِلٰہیہ ہے
174. فضیلتِ درود و سلام
175. فضیلتِ درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
176. اِیمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
177. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت
178. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ
179. غلامیٔ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس
180. تحفظ ناموسِ رِسالت
181. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
182. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول
183. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)
184. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت
185. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت
186. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت
187. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت
188. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اَہمیت
189. سیرۃُ الرسول ﷺ کی شخصی و رِسالتی اَہمیت
190. سیرۃُ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اَہمیت
191. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِقتصادی اَہمیت

Marfat.com

’’سیدنا علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا، جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دُلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔‘‘

’’حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورِ عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔‘‘

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: +92-42-35168514, 111-140-140, Fax: 35168184
Yousaf Market Ghazni Street 38 Urdu Bazar Lahore Ph: 37237695
www.minhaj.org, sales@minhaj.org
BB-0013-1

Marfat.com